THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

احکام معاشرت (حقوق) سے متعلق حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کا مماثلتی جائزہ

"A COMPARATIVE STUDY OF THE SIMILARITIES IN THE TEACHINGS OF PROPHET ISSA (PEACE BE UPON HIM) AND PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM) ON *AHKAM E MASHRAAT* (SOCIAL ETHICS AND HUMAN RIGHTS)"

Dr. Nosheen Zaheer
Associate Professor, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta.
nosheenirma@gmail.com
BiBi Sumera
MPhil Scholar, Islamic Studies Department, SBKWU Quetta

Abstract

This study aims to examine the similarities between the teachings of Prophet Jesus (P.B.U.H.) and Prophet Muhammad (P.B.U.H.), with particular reference to Ahkam al-Mu'ashrat *(social ethics and human rights). The research explores the rights and responsibilities associated with fundamental social units, including parents, children, husbands and wives, widows, masters and slaves, and neighbors, as derived from the foundational principles presented in the primary sources: The Bible, the Qur'an, and the Ahadith Mubarakah.*

Both prophetic traditions serve as a source of guidance for humanity and strongly advocate the fulfillment of family obligations. Parents are instructed to raise their children with care and compassion, while children are encouraged to show kindness and obedience to their parents. Similarly, marital relationships are guided by principles of mutual respect and harmony. The teachings of both prophets give special attention to the protection and safeguarding of the rights of vulnerable groups in society, such as widows and slaves. The rights of neighbors are also emphasized as a central component of social harmony, extending beyond kinship and religious boundaries. Furthermore, both traditions highlight the importance of inner purification by discouraging feelings of hatred, envy, and malice, and by promoting moral integrity and positive social conduct.

Key Terms: Prophet Issa (P.B.U.H.), Prophet Muahmmad (P.B.U.H.), *Ahkam e Mashraaat,* Rights of Parents, Children, widows, slaves

تعارف

ہر مذہب نے اپنے ماننے والوں کو استحکام معاشرت کے کچھ بنیادی صول بیان کئے ہیں جو اس مذہبی معاشرے کی عکاسی کرتے ہیں۔

ان اصولوں میں سے ایک بنیادی اصول معاشرے میں بسنے والے افراد کے حقوق اور ان کا تحفظ ہے۔ جسے عظمت انسانیت بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ انسان کے فطری جذبہ عزت اور اس سے اخلاقی حدود و قیود میں معاملات (سلوک) کی عکاسی کرتا ہے۔ زیر تحقیق ریسرچ پیپر حضرت عیسیٰؑ اور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں معاشرتی احکامات (حقوق انسانی) کے مماثلتی پہلوں کے تقابل کا احاطہ کرے گا۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبی ہیں جو حضرت مریمؑ کے بیٹے ہیں۔ آپؑ بنی اسرائیل میں آخری نبی ہیں اور آپؑ نے اپنی تعلیمات میں بار بار اس بات کا اقرار کیا کہ میں تورات یا نبیوں کی شریعت میں تبدیلی نہیں بلکہ اس کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

"یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہوں"۔ [1]

اس لئے کتاب مقدس میں عہد نامہ قدیم (تورات) اور عہد نامہ جدید (انجیل اربعہ) دونوں شامل ہیں۔ جو عیسائی مذہب کی بنیادی کتب میں شامل ہیں۔

---

[1]- متی 17:5

حضرت محمد ﷺ تمام نبیوں اور رسولوں میں آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ خاتم النبین ہیں۔ آپ ﷺ حضرت اسماعیل کی اولاد میں ہیں۔ آپ ﷺ پر قرآن پاک نازل کیا گیا۔ آپ ﷺ کی شریعت آخری شریعت ہے جو تمام کائنات کے لئے ہے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک آپ ﷺ کو تمام انبیاء کی مہر قرار دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا"[2]

"محمد ﷺ تمھارے مردون میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے ہیں) اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔"[3]

ان دونوں انبیاء کی تعلیمات سے معاشرتی احکامات (حقوق)، جن میں والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق، بیوہ کے حقوق، غلام و آقا کے حقوق، پڑوسی کے حقوق، آپس میں کینہ و بغض اور برائی کے بدلے اچھائی کا مماثلتی و تحقیقی جائزہ پیش کیا گیاہے۔ جو درج ذیل ہے۔

والدین کے حقوق

والدین کی خدمت واطاعت اور ان سے حسن سلوک کی سامی ادیان میں حد درجہ اہمیت ہے۔ کتاب مقدس والدین کی اس قدر تعظیم کا حکم دیتا ہے کہ کتاب مقدس میں درج ہے کہ آدمی کے والدین قادر مطلق خدا کے ساتھ برابر کی عزت و تعظیم کے مستحق ہیں۔ جیسا کہ احکام عشرہ میں درج ہے

"اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا جیساخداوند تیرے خدا نے تجھے حکم دیاہے تاکہ تیری عمر دراز ہو اور جو ملک خداوند تیرا خدا تجھے دیتاہے اس میں تیرا بھلا ہو"۔[4]

والدین کے حق ادا کرنے کو خدا کا پسندیدہ عمل کہا گیاہے

"ماں باپ کا حق ادا کرنا سیکھیں کیونکہ یہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے"۔[5]

حضرت عیسیٰؑ کی طرح نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں بھی والدین سے حسن سلوک کرنے کا حکم ہے اور اس کی اہمیت کا اندازا اس بات سے لگایا جاسکتاہے قرآن پاک میں اللہ پاک کی عبادت کے حکم کے بعد دوسرے نمبر پر والدین کے ساتھ احسان کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک کا فرمان ہے

"وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَـٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَٱخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِى صَغِيرًا"[6]

"اور تمھارے پروردگار نے ارشاد فرمایاہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انھیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا۔ اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں میری (شفقت سے) پرورش کی ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما"[7]

نبی اکرم ﷺ سے صحابہ نے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ ﷺ نے نماز کے بعد والدین سے حسن عمل کو افضل قرار دیا۔ حدیث میں ہے

"عن ابی مسعود قال سالت رسول اللہ فقلت یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لمیقا تھا قلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال بر الوالدین قال قلت ثم ماذا یا رسول اللہ ﷺ قال الجھاد فی سبیل اللہ ثم سکت عنی رسول اللہ ﷺ ولو استزدتہ لزادنی حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔

---

[2] -سورہ الاحزاب:40

[3] - سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد3(لاہور: پاک کمپنی،2017)، ص1013

[4]-استثنا5:16

[5]-تیمتھیس کے نام پولس رسول کا پہلا خط5: 5

[6]-سورہ بنی اسرائیل:23-24

[7]-سید احسن محمود، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد2(لاہور: پاک کمپنی،2017)، ص678-679

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد کون سے اعمال افضل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا پھر نبی ﷺ خاموش ہو گئے اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ ﷺ بھی جواب دیتے"[8] میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ پھر کون سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ میری بھلائی کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے آپ ﷺ نے تین مرتبہ والدہ اور چوتھی مرتبہ والد کا نام لیا۔

"عن بهز بن حكيم ثنى ابى عن جدى قال قلت يا رسول اللهﷺ من البر قال امک قال قلت ثم من قال امک قال قلت ثم من قال ثم اباكثم الاقرب قالا قرب حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کو بن بھلائی کا زیادہ مستحق ہے۔ فرمایا تمھاری ماں۔ میں نے عرض کیا پھر کون فرمایا تمھاری ماں۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا تمھاری والدہ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کیا کہ ان کے بعد کون زیادہ مستحق ہے؟ فرمایا تمھارے والد اور ان کے بعد رشتہ داروں میں سے جو سب سے زیادہ قریبی ہو"۔[9]

والدین کی نافرمانی کی مذمت

والدین سے حسن سلوک حضرت عیسیٰؑ اور آپ ﷺ کی تعلیمات کا مشترکہ عمل ہے کیونکہ والدین وہ ہستی ہیں جو بچے کو اس دنیا میں لاتے ہیں پھر اس کی ہر ضرورت کے ساتھ اس سے انتہائی محبت اور شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ اس لئے جب وہ بزرگ ہو جائیں تو اولاد کی محبت و شفقت کے سب سے زیادہ مستحق ہوتے ہیں۔ لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود اگر اولاد ماں باپ کی نافرمانی کرے تو اس صورت میں حضرت عیسیٰؑ اور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات والدین سے بد تمیزی، بے آدبی اور انھیں حقیر جانے کی شدید مذمت کرتی ہیں۔

"تو اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کرنا اور جو باپ یا ماں کو برا کہے وہ ضرور جان سے مارا جائے"۔[10]

کتاب مقدس میں والدین کے ساتھ بد تمیزی یا لعنت کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ خروج میں لکھا ہے

"جو اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے وہ قطعی مار ڈالا جائے۔"[11]

اور جو شخص ماں یا باپ کو حقیر جانے اس پر سب لعنت کریں

"لعنت اس پر کو اپنے باپ یا ماں کو حقیر جانے اور سب لوگ کہیں آمین۔"[12]

آپ ﷺ نے والدین کی نافرمانی کو گناہ کبیرہ قرار دیا حدیث شریف میں ہے

"عن عندالرحمٰن بن ابى بكرة عن ابيه قال قال رسول الله ﷺ الا احدلكم باكبر الكبائر قالوا بلى يا رسول اللهﷺ قال الا شراک با الله و عقوق الوالدين قال و جلس و كان متكئا قال وشهادة الزورا وقول الزور فما زال رسول الله ﷺ يقولها حتى قلنا ليته سكت حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں۔ صحابی کرام نے عرض کیا ہاں کیوں

8- امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی بر الوالدین، حدیث 1926، ج 1، ص 915

9- امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی بر الوالدین، حدیث 1959، ج 1، ص 914

10- متی 5:15

11- خروج 17:21

12- استثنا 16:27

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

نہیں یارسول اللہ ﷺ! فرمایااللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانااورماں باپ کی نافرمانی کرناراوی کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اس سے پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور فرمایا جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات پھر آپ ﷺ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔"[13]

ایک اور حدیث میں ہے کہ اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔"حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جب یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔"[14]

آپ ﷺ نے والد کی خوشی کو اللہ کی رضا اور والد کی ناراضگی کو اللہ کے غصے کے مترادف ٹھہرایا۔ حدیث شریف میں ہے "عن عبد اللہ بن عمرو عن النبیﷺقال رضا الرب فی رضا الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کا غصہ والد کی ناراضگی میں ہے۔"[15]

اولاد کے حقوق

اولاد سے محبت ہر انسان کا فطری جذبہ ہے۔ حضرت عیسیٰؑ اور آپ ﷺ دونوں نے اپنی تعلیمات میں اولاد کی مسلسل تعلیم وتربیت اور نگرانی پر زور دیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ نے والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

"اے اولاد والو! تم اپنے فرزندوں کو غصہ نہ دلاؤ بلکہ خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے کر ان کی پرورش کرو۔"[16]

آپ ﷺ نے بیٹے کی تربیت کرنے کو ایک صاع صدقہ کرنے سے افضل قرار دیا

"عن جابر ب سمرة قال قال رسول اللہ ﷺ لان مؤدب الرجل ولده خير من ان يتصدق بصاع حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع (ایک پیمانہ) صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔"[17]

بیویوں کے حقوق

کسی بھی معاشرے کے استحکام کے لئے مضبوط خاندانی سسٹم کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاندان کی اساس شوہر اور بیوی ہوتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ اور آپ ﷺ کی تعلیمات میں بہت زور دیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے شوہروں کو نصیحت کی کہ اپنی بیویوں کو اپنے جسم کی مانند محبت کریں۔

---

[13] امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی عقوق الوالدین، حدیث 1964، ج 1، ص 916

[14] ایضاً، حدیث 1965

[15] امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، حدیث 1962، ج 1، ص 915

[16] افسیوں کے نام پولس رسول کا خط 4:6

[17] امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، حدیث 2017، ج 3، ص 933

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

"اس طرح شوہروں کولازم ہے کہ اپنی بیویوں سے اپنے بدن کی مانند محبت رکھیں۔جو اپنی بیوی سے محبت رکھتاہے وہ اپنے آپ سے محبت رکھتاہے۔کیونکہ کبھی کسی نے اپنے جسم سے دشمنی نہیں کی بلکہ اس کو پالتااور پرورش کرتا ہے جیسے کہ مسیح کلیسیا کو۔اس لئے کہ ہم اس کے بدن کے عضوہیں۔اسی سبب سے آدمی باپ سے اورماں سے جداہو کراپنی بیوی کے ساتھ رہے گااور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے۔"[18]

اسی طرح بیویاں کو بھی نصیحت کی گئی ہے کہ اپنے شوہروں کی ایسی فرمانبر دار بنو جیسے خداوند کی فرمانبر دار ہو۔

"اے بیویوں!اپنے شوہروں کی ایسی تابع رہو جیسے خداوند کی۔کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے جیسے کہ مسیح کلیسیا کا سر ہے اور وہ خود بدن کا بچانے والا ہے۔لیکن جیسے کلیسیا مسیح کے تابع ہے ویسے ہی بیویاں بھی ہر بات میں اپنے شوہروں کے تابع ہوں۔"[19]

ایک اور مقام پر ہے

"اے بیویوں!تم بھی اپنے شوہر کے تابع رہو۔اس لئے کہ اگر بعض ان میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو بھی تمھارے پاکیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغیر کلام کے اپنی بیوی کے چال چلن سے خدا کی طرف کھینچ جائیں۔"[20]

متی میں شوہروں کو بیویوں کو ناحق طلاق دینے سے بھی منع کیا گیا۔

"جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔"[21]

بیوی سے جدائی کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے

"اگر تیری بیوی ہے تو اس سے جدا ہونے کی کوشش نہ کر۔"[22]

آپ ﷺ کی تعلیمات سے پتا چلتا ہے کہ نیک صالح بیوی انسان کو عطا ہونے والی نعمتیں میں سے ایک نعمت ہے۔اس لئے اس نعمت کی قدر اور اس سے محبت کرنی چاہیے۔اور اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس سے چشم پوشی کرے،صبر و تحمل و دانش مندی سے اس کی اصلاح کی کوشش کرے یعنی اس رحت رسانی میں کوشاں رہے۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔"عن ابی هريره قال قال رسول الله ﷺ اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا و خياركم خياركم لنسائهم حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔"[23]

آپ ﷺ نے حجۃ الودع میں بھی بیویوں کے حقوق کے بارے میں امت کو نصیحت فرمائی "حضرت سلمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ حجۃ الودع کے موقع پر وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا خبر دار میں تمھیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کہ وہ تمھارے پاس قید ہیں اور تم ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ ان سے صحبت کرو۔البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں تو انہیں اپنے بستر سے الگ کر دو اور ان کی معمولی پٹائی کرو۔پھر اگر وہ تمھاری بات ماننے لگیں

---

[18]- افسیوں کے نام پولس رسول کا خط 5:28-32

[19]- افسیوں کے نام پولس رسول کا خط 5:22-25

[20]- پطرس کا پہلا عام خط 5:3

[21]- متی 5:32

[22]- کرنتھیوں کے نام پولس رسو کا خط 7:27

[23]- امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء فی المراۃ علی زوجھا، حدیث 1161، ج1، ص 209

تو انہیں تکلیف پہنچانے کے راستے تلاش نہ کرو۔ جان لو! کہ تمھاری بیویوں پر اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ وہ تمھارے بستر پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جنھیں تم ناپسند کرتے ہو بلکہ ایسے لوگوں کو گھر میں داخل نہ ہونے دیں اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں بہترین کھانا اور بہترین لباس دو۔"[24]

بیویوں کے حقوق بیان کرنے کے ساتھ آپ ﷺ نے بیویوں کو شوہروں کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا" عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہو گی۔"[25]

بیوہ کے حقوق

شوہر کی وفات کے بعد اس کی بیوہ عورت اور بچے معاشرے میں بے سہارا ہو جاتے ہیں اور اس صورت حال میں لوگ اس شوہر کی چھوڑی ہوئی جائیداد یا مال اس سے لینا چاہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات لوگوں کے اس طرح کے رویہ کی مذمت کرتے ہیں۔ کتاب مقدس میں ہے۔ "اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھے ہو اور دکھاوے کے لئے نماز کو طول دیتے ہو، تمھیں زیادہ سزا ہو گی۔"[26]

بیوہ اور اس کے بچے بے سہارا ہوتے ہیں پس اسلامی معاشرے میں لوگوں کو تلقین کی گئی ہے کہ اس کے کام کاج میں ان کی اس طرح مدد اور معاونت کرے کہ ان کی عزت نفس کو ٹھیس نہ پہنچے۔ آپ ﷺ نے بیوہ اور مسکین کی ضرورتوں میں کوشاں انسان کے درجے کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے، اور دن میں روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے کے مترادف قرار دیا۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

"عن صفوان بن سليم ترفعه الى نبى ﷺ الساعى على الارملة و لامسكين كالمجاهد فى سبيل الله او كالذى يصوم النهار ويقوم اليل حضرت صفوان بن سلیم مرفوعا نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیوہ اور محتاج کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے یا پھر ایسے شخص کی طرح جو دن میں روزہ رکھتا اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے۔"[27]

غلاموں کے حقوق

عہد نامہ قدیم کے ساتھ ساتھ عہد نامہ جدید میں بھی غلاموں کے حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ اور ان کے آقاؤں کو ان سے حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

"اور مالکو، آپ بھی اپنے غلاموں سے ایسا ہی سلوک کریں۔ انہیں دھمکیاں نہ دیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ آسمان پر آپ کا ایک مالک ہے اور یہ کہ وہ جانبدار نہیں ہوتا۔"[28]

اور غلاموں کو بھی اپنے آقاؤں کا حکم ماننے کی تلقین کی گئی۔

"غلاموں، ڈرتے اور کانپتے رہو اپنے انسانی مالکوں کے تابع رہو۔ خلوص دل سے ان کی خدمت یوں کریں جیسے مسیح کی۔"[29]

---

[24]-ایضاً، حدیث 1162، ج 1، ص 210

[25]-ایضاً، حدیث 1160، ص 209

[26]-متی 14:23

[27]-امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السعی علی الارملۃ والیتیم، حدیث 2035، ج 1، ص 938

[28]-افسیوں کے نام پولس رسول کا خط 9:6

[29]-افسیوں 6: 5

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

نبی اکرم ﷺ کے دور میں بھی غلاموں سے جانوروں کی طرح محنت ومشقت لی جاتی تھی۔ آپ ﷺ نے غلاموں سے نہ صرف حسن سلوک کا درس دیا بلکہ آپ ﷺ نے لوگوں کو غلام آزاد کرنے کی تلقین کی کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اجر وثواب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے غلاموں کو اچھا کھانا کھلانے اور اچھا لباس دینے کا حکم دیا۔

حدیث شریف میں ہے۔

" عن ابی ذر قال قال رسول الله اخوانكم جعلهم الله فتية تحت ايديكم فمن كان ا خوه تحت يده فليطعمه من طعامه و ليلبسه من لباسه ولا يكلفه ما يغلبه كان كلفه ما يغلبهنم فليعنه حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنایا۔ پس مسلمان بھائی جس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اسے اپنے کھانے میں سے کھانا اور لباس میں سے لباس دے اور اسے تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہو جائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔"[30]

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے غلام کے ساتھ برا سلوک کرنے والے کو جنت میں داخل نہ ہونے کی وعید سنائی۔ حدیث شریف میں ہے۔"عن ابی بکر الصديق عن النبیﷺ قال لا يدخل الجنة سيئ المملكة حضرت ابو بکر صدیق نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"[31]

آقاؤں کے حقوق

حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات میں جہاں آقاؤں کو اپنے غلاموں سے نہ روا سلوک رکھنے سے منع کیا گیا ہے وہیں غلاموں کو بھی اپنے آقا کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے۔

"غلاموں، ہر بات میں اپنے دنیاوی مالکوں کے تابع رہیں۔ نہ صرف ان کے سامنے ہی اور انہیں خوش رکھنے کے لئے خدمت کریں بلکہ خلوص دلی اور خداوند کا خوف مان کر کام کریں۔"[32]

مالکوں کو بھی نصیحت کی جارہی ہے کہ

"مالکو، اپنے غلاموں کے ساتھ منصفانہ اور جائز سلوک کریں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ آسمان پر آپ کا مالک بھی ہے۔"[33]

نبی ﷺ نے جس طرح غلاموں کے حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں آقاؤں کو ہدایت دیں اسی طرح غلاموں کو بھی آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی اور ترغیب دی کہ وہ جس کے زیر دست ہیں اس کے ساتھ خیر خواہی اور وفاداری کا رویہ رکھیں۔ آپ ﷺ نے کسی غلام کی بڑی خوش نصیبی اور کامیابی یہ بتائی کہ وہ اپنے خالق کا عبادت گزار اور اپنے آقا کا وفادار اور فرمانبردار ہو۔

" عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال نعمالا حدهم ان يطيع ربه ويؤدى حق سيده يعنى المملوك حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کتنا بہترین ہے وہ شخص جو اللہ کی بھی اطاعت کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔"[34]

"عن ابن عمر قال قال رسول اللهﷺ ثلثة على كثبان المسك اراه قال يوم القيامة عبدادى حق الله وحق مواليه ورجل ام قوما وهم راضون ورجل ينادى بالصلوات الخمس فى كل يوم و ليلة حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے

---

[30]- امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاحسان الی الکادم، حدیث 2010، ج1، ص930

[31]- ایضا، حدیث 2011، ج1، ص 931

[32]- کلیسیوں 22:3

[33]- کلیسیوں 1:4

[34]- امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی فضل المملوک، حدیث 2051، ج1، ص956

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

ہیں جو مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ قیامت کے دن بھی فرمایا۔ ایک وہ شخص جو اللہ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے۔ دوسرا وہ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور تیسرا وہ شخص جو پانچوں نمازوں کے لئے آذان دیتا ہے۔"[35]

پڑوسیوں کے حقوق

عیسائیت میں پڑوسی کے حقوق کی بڑی اہمیت ہے اور اس سے حسن سلوک کے ساتھ اس کی ہر چیز کی عزت و تکریم سکھائی گئی ہے۔ "تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔ تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ اور نہ اس کے غلام اور اس کی لونڈی اور اس کے بیل اور اس کے گدھے کا اور نہ پڑوسی کی کسی چیز کا لالچ کرنا۔"[36]

عہد نامہ جدید میں بھی پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

"تو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔"[37]

انسان کا اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور قریبی رشتہ داروں کے علاوہ ایک مستقل تعلق ہمسائیوں اور پڑوسیوں سے بھی ہوتا ہے۔ پڑوسی دکھ درد کا ساتھی اور ہنسی خوشی میں شریک ہوتا ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے پڑوسی کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کی تلقین فرمائی۔

"عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللهﷺ خير الاصحاب عنداللہ خيرهم لصاحبہ وخير الجيران عنداللہ خير هم لجاره

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالٰی کے نزدیک بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو اور بہتر پروسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہترین ہے۔"[38]

آپ ﷺ نے فرمایا ایسا شخص جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ ایمان والا نہیں۔

"عن ابی شریح ان النبیﷺ قال واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل ومن یا رسول اللہ قال الذی لا یا من جاره بوائقہ حضرت ابو شریح سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا واللہ وہ ایمان والا نہیں واللہ وہ ایمان والا نہیں واللہ وہ ایمان والا نہیں عرض کی گئی کون؟ یا رسول اللہ ﷺ فرمایا وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔"[39]

باہمی بغض و عداوت کی ممانعت

حضرت عیسیٰؑ اور آپ ﷺ نے آپس میں بغض و عداوت رکھنے سے منع فرمایا۔

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا

"جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نور میں ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ ابھی تاریکی میں ہے۔ جو کوئی اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نور میں رہتا ہے۔ اور ٹھوکر نہیں کھائے گا لیکن جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی میں چلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں جانا ہے کیونکہ تاریکی نے اس کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں۔"[40]

---

[35]- ایضا، حدیث 2056

[36]- استثنا 5:20-21

[37]- رومیوں کے نام پولس رسول کا خط 9:13

[38]- امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب لبر والصلۃ، باب ماجاء فی الحق الجوار، حدیث 2009، ج 3، ص 920

[39]- امام بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، البخاری (مؤلف)، ظہور الباری، اعظمی، مولانا (مترجم)، "الجامع الصحیح البخاری"، کتاب الادب، باب اثم من لا یا من جارہ بوائقہ، حدیث 956، ج 3، ص 371

[40]- یوحنا 2:7-11

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

نبی اکرم ﷺ کا رشاد ہے

"عن ابی هريره ان رسول الله ﷺ قال تفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرک با الله شيئا الا رجلا كانت بينه وبين اخيه شحناءفيقال انظر وا هذين حتى يصطلحا انظروا هذين حتى يصطلحا حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر ہر اس بندے کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو اپنے بھائی سے کینہ رکھتا ہو اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں (تاکہ جب مل جاویں ان کی مغفرت ہو)۔"[41]

برائی کے بدلے بھلائی

حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ دونوں کی تعلیمات میں برائی کے بدلے بھلائی کی ترغیب دی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا

"بدی کے عوض بدی نہ کرو اور گالی کے بدلے گالی نہ دو بلکہ اس کے برعکس برکت چاہو کیونکہ تم برکت کے وارث ہونے کے لئے بلائے گئے ہو۔"[42]

آپ ﷺ نے نیکی کے بدلے نیکی کو صلہر حمی نہیں کہا بلکہ قطع رحمی کرنے کے باوجود صلہ رحمی کرنے کی ترغیب دلائی۔ آپ ﷺ کی حدیث میں ہے

"عن عبد الله بن عمرو عن النبیﷺ قال كيس الواصل بالمكافی ولكن الواصل الذی اذا نقطت رحمه وصلها حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو کسی قرابت دار کی نیکی کے بدلے نیکی کرے بلکہ صلہ رحم وہ ہے جو قطع رحمی کے باوجود اسے ملائے اور صلہ رحمی کرے۔"[43]

---

[41]- امام مسلم، مسلم بن الحجاج، ابو الحسین، القشیری، حافظ (مؤلف)، وحید الزماں، علامہ (مترجم)، "الجامع الصحیح المسلم"، کتاب لابر و الصلۃ والآداب، باب النھی عن الشحناء والتھاجر، حدیث 6544، ج6، ص199

[42]- پطرس کا پہلا عام خط 3:8-10

[43]- امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الترمذی (مؤلف)، ناظم الدین مولانا (مترجم)، الجامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صلۃ الرحم، حدیث 1973، ج1، ص918